جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ امان ۱۳۴۳ ہش ۲ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۱۷ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

--- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ---

ربوہ ۱۶ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ربوہ میں خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی بابرکت و پُرمسرت تقریب

اظہارِ تشکر کے طور پر اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں اور صدقات

اہم عمارتوں، بازار کی دکانوں اور محلہ جات میں مکانوں پر چراغاں

ربوہ --- اللہ تبارک و تعالےٰ کے وعدوں کے عین مطابق اسی کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء بروز شنبہ خلافتِ ثانیہ کے عہد مبارک کے پچاس سال پورے ہوکر اکیاونواں سال شروع ہونے کی بابرکت و پُرمسرت تقریب ربوہ میں سادہ اور پُروقار طریق پر منائی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج سے پچاس سال پیشتر ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جس روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کی طرف سے منصب خلافت پر فائز ہوئے، ہفتہ کا دن تھا اور ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کو بھی جس روز حضور کی خلافت پر پچاس سال پورے ہوکر اکیاونواں سال شروع ہوا ہفتہ ہی کا دن تھا۔

اظہارِ تشکر کے طور پر اہل ربوہ نے ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء کا مبارک دن اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں میں گزارا۔ مساجد میں نمازوں کے دوران انہوں نے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے بندے محمود سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کا نہایت مقدس و بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے اور تمام جماعت ہی نہیں تمام جہان کو ان عظیم الشان برکات سے جو حضور کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں اور جنہیں ہم پچاس سال سے مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں متمتع فرماتا چلا جائے حتیٰ کہ اسلام دنیا میں پورے طور پر غالب آکر روئے زمین کے تمام انسانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا جمع کرے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

احباب نے اس روز اپنے طور پر دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے اور نظام خلافت کے ساتھ دلی وابستگی کے ساتھ ساتھ اس کی مضبوطی اور استحکام کے لئے نسلاً بعد نسلٍ جدوجہد کرتے چلے جانے کے عہد کی تجدید بھی کی۔ اور خدا تعالےٰ سے اس امر کے لئے بھی دعائیں مانگیں کہ وہ اپنے فضل و رحم سے انہیں اپنے اس عہد کو پورے عزم و ہمت کے ساتھ نبھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی اس تحریک پر کہ اس روز پچاس سال پورے ہونے پر پچاس جانور بطور صدقہ ذبح کئے جائیں احباب جماعت نے از خود والہانہ انداز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑی رقم جمع ہوگئی۔ چنانچہ اس روز لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام پچاس بکرے بطور صدقہ ذبح کرکے ان کا گوشت مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔ نیز لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شام کو میٹھے چاولوں کی دیگیں پکا کر غرباء کو کھانا بھی کھلایا۔ مزید برآں ربوہ کے بعض محلہ جات میں احباب نے ملکر اور علی الخصوص گول بازار کے دوکانداروں نے متعدد دیگوں میں میٹھے چاول پکوا کر شکرانہ اور اظہار مسرت کے طور پر انہیں بچوں میں تقسیم کروایا۔

شام کو مسجد مبارک، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید اور بعض ادارہ جات کی عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ نیز بازاروں میں دکانوں پر اور محلہ جات میں احباب نے اپنے طور پر گھروں پر کہیں بجلی کے قمقمے اور کہیں موم بتیاں روشن کرکے چراغاں کا انتظام کیا۔ چراغاں کے باعث گول بازار اور سٹرکوں پر نماز عشاء کے بعد تک خاصی چہل پہل اور رونق رہی۔

ادارہ الفضل اسلام اور احمدیت کی تاریخ میں اس نہایت درجہ اہمیت کی حامل بابرکت و پُرمسرت تقریب کے موقعہ پر جو خدائی وعدوں کی عظیم الشان تکمیل پر دلالت کرتے ہوئے اس کے فضل و احسان اور غیر معمولی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشان کی حیثیت

(باقی صفحہ ۴ پر)

اخبار احمدیہ

--- لاہور (بذریعہ ڈاک) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مورخہ ۱۱ مارچ کو ربوہ سے بخیریت لاہور پہنچ گئے تھے۔ آپ کو وہاں بندش پیشاب کے علاج کے سلسلہ میں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ آجکل گلوکوز وغیرہ طاقت کی دوائیں دی جارہی ہیں۔ قوت بحال ہونے پر اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔ حضرت مولانا صاحب کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

معرفت حکیم نور علی خان صاحب
۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

--- مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب درویش بائیں ٹانگ اور کمر میں شدید درد کے عارضہ سے بہت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ بائیس روز کے مسلسل علاج کے باوجود ابھی افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ کروٹ تک نہیں بدل سکتے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل عاجل عطا فرمائے۔ اٰمین

شوریٰ پر تشریف لانے والے زعماء انصار اللہ

جماعت احمدیہ کی مجلس شاورت پر جو زعماء انصار اللہ تشریف لارہے ہیں۔ وہ اپنی مجلس کے چندہ جات کی وصولی کی تفصیل نوٹ کرکے ساتھ لائیں اور دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لاکر اپنی مجلس کے چندہ کی وصولی کے ساتھ اپنے حساب کا مقابلہ کرلیں۔ جن مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے وہ اپنے بجٹ بھی بھجوادیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء

ولکل قوم ھاد

ایک مولوی صاحب اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-

"حضرات! ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے اندر نبی آخر الزمان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر دور اور ہر قوم میں اپنے نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ قرآن حکیم کہتا ہے:-

"ولکلِ قومٍ ھاد — اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت دینے والا ہے۔"

یہی سبب ہے کہ ہمارے بعض علماء کرام نے ان مشاہیر کو بھی — جنہیں غیر مسلم عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور انہیں مصلح مانتے ہیں نبی شمار کیا ہے۔ مثال کے طور پر گوتم بدھ جس کے ماننے والے آج بھی دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ایک بہت بڑے عالم دین کی رائے میں وہی پیغمبر ہیں جنہیں قرآن نے "ذوالکفل" کہا ہے، ان کا کہنا ہے کہ گوتم بدھ کپل وستو کے رہنے والے تھے۔ عربی میں اسی کپل کو کفل بنا کر، کپل والے نبی کو "ذوالکفل" کا نام دیا گیا ہے۔ رہے ان کے نظریات و عقائد تو ان کے بارے میں خیال کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کی تعلیمات کو مسخ کیا اور اپنی آسمانی کتابوں میں تحریف کی۔ اسی طرح گوتم بدھ وغیرہ کے پیروکاروں نے بھی اپنے اصل مذہب کی شکل بگاڑ کر رکھ دی۔

یہی نہیں بعض علماء نے اس بات کو بھی قرین قیاس قرار دیا ہے کہ ہندو جن دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں یہ اصل میں وہ انبیاء اور پیغمبر ہیں جنہیں اس زمانے میں قوم جن میں مبعوث کیا گیا تھا جبکہ زمین پر انسانوں سے پہلے جن آباد تھے۔ صاحبِ تفسیر مظہری مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہتے ہیں کہ ان دیوتاؤں کی ہیبت ناک شکلیں قد کاٹھ، کئی کئی سر پاؤں اور ہاتھ، یہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ بزرگ جنہیں آج پوجا جا رہا ہے انسان نہ تھے جن تھے انہیں جنوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوگا۔ ہندوستانیوں نے ان کے بت بنا کر انہی کی پوجا شروع کر دی۔ یہ بات کہ جنوں میں بھی پیغمبر بھیجے گئے یا نہیں۔ ایک الگ بحث ہے۔ یہ نظریات غلط ہوں یا صحیح عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے علماء کے خیالات میں بعثت انبیاء کے متعلق کہاں تک وسعت پائی جاتی ہے"۔

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جو باتیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے فرمائی تھیں آج اکثر اہل علم حضرات ان کے قائل نظر آتے ہیں۔ چنانچہ یہ حقیقت بھی اس زمانہ میں سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے کہ ہندوؤں بلکہ ایرانیوں اور چینیوں میں جو شخصیتیں مقدس سمجھی جاتی ہیں اور جن کو ایک خلق کثیر مقدس مانتی ہے اور ان کو اپنا دینی پیشوا تسلیم کرتی ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو مختلف مذاہب کی اصل میں وحدت ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے تاکہ مختلف مذاہب کے لوگوں میں باہمی رابطہ پیدا ہو اور وہ ایک دوسرے کے پیشوائے مذہب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور باہم صلح و صفائی سے رہیں اور ناجائز مذہبی جھگڑوں میں پڑ کر باہمی نفرت اور دشمنی کو تقویت نہ پہنچائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے یہ اصول اسی لئے پیش کیا ہے تاکہ تمام مذاہب کا باہمی رشتہ ظاہر ہو اور جو لوگ محض اختلاف عقائد کی وجہ سے باہم گتھم گتھا ہوتے ہیں وہ اس طرح ان برائیوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو افراد کو افراد سے اور اقوام کو اقوام سے جدا کرتی ہیں اور ایک دوسرے کے پیشوائے مذہب کو برا کہنے سے پرہیز کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذاہب کے متقابل مطالعہ پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اگر ہم ان بزرگوں کی سوانح حیات پر غور کریں گے جن کو مختلف مذاہب کے پیرو اپنا پیشوا مانتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ سب کی اصل صداقت پر ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری ایام میں ایک رسالہ "پیغام صلح" کے نام سے شائع فرمایا تھا اس رسالہ میں اسی حقیقت کی بنا پر آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو باہم صلح و صفائی سے رہنے کے گر بتائے ہیں۔ ذیل میں ہم آپکی تصنیف تحفہ قیصریہ سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس میں نہایت مدلل طور پر اس امر پر بحث فرمائی ہے اور اس حقیقت کی افادیت پر زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کر سکتے اور نہ خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون ان کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلحکاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہیئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں بلکہ چاہیئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑہا بندوں میں اسکے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا

(باقی ص۴ پر)

جو منزل سے تمہاری ہم وہ منزل چھوڑ آئے ہیں
صدائے بازگشتِ زعمِ باطل چھوڑ آئے ہیں

جہاں شمعیں ہیں مصنوعی جہاں پروانے افسانے
وہ ہنگامے وہ سوز و سازِ محفل چھوڑ آئے ہیں

تو جن سے ناخدا ڈر ڈر کے کشتی کو چلاتا ہے
انہی موجوں کی خاطر ہم تو ساحل چھوڑ آئے ہیں

تصوّرات کے قاتل تکلفات کے بسمل
وہ قاتل چھوڑ آئے ہیں وہ بسمل چھوڑ آئے ہیں

نہ حسن و عشق کی توہین دیکھی جا سکی ہم سے
جہاں تو نے بر اُلجھا دل وہیں دل چھوڑ آئے ہیں

قسط ۱

عالمِ روحانیت کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذاتی تجربات و مشاہدات

اور

دہریت و الحاد کے موجودہ زمانہ میں انکی اہمیت

شیخ خورشید احمد

اس وقت ہم جس زمانہ میں سے گزر رہے ہیں وہ مذہبی نظریات اور معتقدات کے لئے ایک نہایت نازک زمانہ ہے۔ مغربی فلسفۂ حیات اور مادی ترقیات کے اثرات نے مذہبی تصورات کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور ان کے بارے میں شکوک و شبہات کے اتنے پردے دل و دماغ پر چھا گئے ہیں کہ مذہب سے وابستگی کا دم بھرنے والے افراد بلکہ مذہبی اور روحانی مسائل میں راہ نمائی کے دعویداروں کے اعمال و کردار بھی اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ مذہب ان کے نزدیک چند ایک قدیم اور فرسودہ واجب الاحترام روایات کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ صفات باری تعالیٰ وحی و الہامات معجزات۔ ملائکۃ اللہ وغیرہ یہ ایسے الفاظ ہیں جو پرانے زمانہ کے قصوں کے رنگ میں تو بے شک زبان زد عام ہیں لیکن عملی زندگی میں ہمیں ان پر یقین ہونے کا کوئی اثر کسی جگہ بھی نظر نہیں آتا۔ بے شک ہمیں بعض لوگ۔ مگر وہ بھی بہت کم۔ ایسے نظر آجائیں گے۔ جو فلسفیانہ طور پر مذہبی عقائد و نظریات کی تائید میں دلائل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ان دلائل میں بھی کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ وجہ یہ کہ یہ دلائل دینے والے ان نظریات کے متعلق ذاتی تجربات سے تہی دامن ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ ایک قیاس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ اس کوچے کے حالات بتاتے ہیں جس سے وہ خود ناواقف ہیں۔

ان حالات میں ہر سعید الفطرت انسان کی روح بشدت محسوس کرتی ہے کہ اگر واقعی مذہب ایک اٹل حقیقت ہے اور روحانی مسائل صداقت پر مبنی ہیں۔ تو پھر اس زمانہ میں ضرور کوئی ایسا آسمانی وجود ہونا چاہیئے۔ جو ایک طرف تو دین کا پوری طرح نظریاتی اور فکری علم رکھتا ہو۔ اور دوسری طرف مذہبی اور روحانی امور کے ذاتی تجارب و شواہد کا بھی مالک ہو۔ تاکہ وہ ایک صاحب حال بزرگ کی حیثیت سے ان روحانی امور کی حقیقت کو اور ان کی مخصوص کیفیات کو ہماری عقلوں اور ذہنوں میں راسخ کرے۔ اور زندہ و مشہود حقائق کی حیثیت سے انہیں ہم سے روشناس کرائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک امتیازی خصوصیت

اس زمانہ میں اس ضرورت اور تقاضہ کو اگر کسی نے پورا کیا ہے۔ تو وہ صرف حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ہیں جنہوں نے مذہب اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات اور دیگر روحانی امور کے متعلق محض عقلی اور قیاسی دلائل پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس سلسلہ میں اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات بھی بیان کئے۔ اور پھر اپنی قوت قدسیہ اور اپنے ذاتی نمونہ کے ذریعے ہمارے اندر زندہ یقین اور کامل ایمان پیدا کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ روحانی مسائل کے متعلق اسلامی اور قرآنی نظریات ہمارے لئے محض قصہ پارینہ نہ رہے۔ بلکہ ایک زندہ اور اٹل حقیقت بن گئے۔ ہماری زندگیوں پر چھا گئے۔ اور ہمارے اندر ایک عظیم الشان روحانی تغیر پیدا کرنے کا موجب بن گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری غرض بجز اس کے
اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس
خدا کی طرف راہ نمائی کریں۔
جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔
سنی سنائی بات اور قصہ
کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا
نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم اپنی
ذات اور اپنے وجود کو پیش
کر کے دنیا سے خدا تعالیٰ
کا وجود منوانا چاہتے ہیں"
(ملفوظات جلد اول ۳۲۰)

ایک ایمان افروز موازنہ

مذہبی نظریات اور روحانی مسائل کو پیش کرنے کے بارے میں حضرت مرزا صاحب اور دیگر مذہبی مفکرین میں جو نمایاں اور واضح فرق ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جو اصحاب چوٹی کے دینی عالم اور مفکر سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے جب ہستی باری تعالیٰ کے متعلق (جو مذہب کی علت غائی ہے) استفسار کیا جاتا ہے تو وہ اپنے تمام ادعائے علم و فضل کے باوجود اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ

"خدا کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ
جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے
وہ صرف اس قدر ہے کہ آثار
کائنات پر غور کر کے ایک نتیجہ
اخذ کر سکے کہ خدا ہے اور اس
کے کام شہادت دیتے ہیں کہ اس
کے اندر یہ یہ صفات ہونی چاہئیں
یہ نتیجہ بھی علم کی نوعیت نہیں
رکھتا۔ بلکہ صرف ایک عقلی قیاس
اور گمان غالب کی نوعیت رکھتا
ہے۔۔۔۔۔ کوئی ذریعہ ہمارے
پاس نہیں ہے جو اس کو علم کی
حد تک پہنچا سکے۔۔۔"
(مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔۔۔۔
از ترجمان القرآن جلد ۴۳ عدد ۶
صفحہ ۳۵۴-۳۵۵)

اس کے بالمقابل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے دعاوی کی بنیاد چونکہ عالم روحانیت کے متعلق ذاتی تجربات و مشاہدات پر تھی۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مذہبی اور دینی راہ نمائی کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اس لئے آپ سے جب ہستی باری تعالیٰ کے متعلق استفسار کیا گیا۔ تو آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف پر سچا ایمان
لانے والا فلسفیوں کی طرح یہ ظن
نہیں رکھتا کہ اس پر حکمت عالم
کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے
بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت
حاصل کر کے ایک پاک رؤیت سے
مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے
دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقعہ وہ
صانع موجود ہے۔" (براہین احمدیہ)

(حصہ پنجم)

آپ جب ہستی باری تعالیٰ کا ذکر فرماتے ہیں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام جاہ و جلال کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ اور آپ اس زندہ، منفرد اور قادر و توانا ہستی کے حسن و جمال کو دنیا کے سامنے ظاہر کرنے کے لئے بے قرار و بے تاب ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا
میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو
دیکھا اور ہر خوبصورتی اس میں
پائی۔ یہ دولت لینے کے قابل
ہے اگرچہ جان دینے سے ملے
اور یہ لعل خریدنے کے لائق
ہے اگرچہ تمام وجود کھونے
سے حاصل ہو۔
اے محرومو! اس چشمہ کی طرف
دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔
یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں
بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس
طرح اس خوشخبری کو دلوں میں
بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں
میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا
ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے
میں علاج کروں تا سننے کے لئے
لوگوں کے کان کھلیں"

قارئین کرام مندرجہ بالا وجد آفرین کلمات طیبات کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ انہیں خود محسوس ہو جائے گا۔ کہ عقلی قیاسی اور کتابی سطح تک دینی علوم حاصل کرنے والے مفکرین اور عالم روحانیت کے متعلق ذاتی مشاہدات و تجربات رکھنے والے مامور من اللہ میں کتنا زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جہاں اول الذکر حوالہ کے الفاظ بے چارگی، درماندگی اور عجز کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہاں مؤخر الذکر حوالہ کے پُر شوکت الفاظ خود پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں کہ وہ یقین و معرفت کے سرچشمہ سے لبریز ہو کر نکلے ہیں۔ اور ان پاک جذبات و احساسات کے حامل ہیں جو روز ازل سے آسمان سے ہدایت یافتہ وجودوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی ورا الورا ہستی کو اپنی تمام تر خوبصورتیوں اور رعنائیوں کے ساتھ دیکھنے کے بعد دنیا پر اس کے اظہار کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں ؎

یہاں قدرت وہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ایک عظیم الشان کارنامہ

حق یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا ایک

عظیم الشان کارنامہ ہے کہ اسلام کی جو تعلیمات اور قرآن پاک کی جو ہدایات دوسرے لوگوں کے لئے محض اعتقادی اور عقلی نظریات کی حیثیت رکھتی ہیں وہ آپ نے اپنے متبعین کے لئے زندہ اور مشہود حقائق بنا دیئے اسی کا نام زندہ ایمان اور یقین ہے یہ زندہ ایمان اور یقین آج دنیا کے پردے پر حضرت آپ کے ساتھ وابستہ ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ایک آسمانی راز ہوتا ہے جو آسمانی مجددوں کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ آپ خود ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں اور دیکھئے کہ کس ایمان اور یقین اور معرفت سے لبریز الفاظ میں فرماتے ہیں کہ :-

"... کاش جو میں نے
دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں
نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں
کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف
دوڑیں ۔ ۔ ۔ وہ زندگی کا
پانی آسمان سے آیا اور مناسب
مقام پر ٹھہرا ۔ اب تمہیں کیا کرنا
چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو
یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں
اس چشمہ تک پہنچو اور پھر اپنا منہ
اس چشمہ کے آگے رکھدو تا اس
زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

وحی الہام، قبولیت دعا، ملائکہ کا وجود اور زندگی بعد الموت ۔ یہ سب کے سب وہ روحانی امور ہیں جن کی اصلیت اور حقیقت اور کنہ کے متعلق صحیح اسلامی اور قرآنی تصور سے آج دنیا ناآشنا ہے جو لوگ اعتقادی رنگ میں ان مسائل پر ایمان ظاہر کرتے بھی ہیں ان کے اعمال بھی بتا رہے ہیں کہ ان کا ایمان بالکل سطحی قسم کا ہے ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو چونکہ ان امور کے بارے میں براہ راست اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل تھی اور آپ کو ذاتی تجربات و مشاہدات کے ذریعے کامل معرفت اور بصیرت حاصل تھی اس لئے آپ نے اپنی تصانیف میں جہاں جہاں بھی ان مسائل پر روشنی ڈالی ہے وہاں یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مسائل آپ ہی آپ حل ہوتے جا رہے ہیں ۔ دل و دماغ انہیں پڑھ کر مطمئن ہوتا چلا جاتا ہے وساوس اور شکوک و شبہات کے پردے خود بخود چاک ہوتے جاتے ہیں اور ایک نئی معرفت اور بصیرت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ عرض کیا گیا اس کا اصل اندازہ تو حضور کی تصانیف کو خود بہ نظر غائر پڑھنے سے ہی لگایا جا سکتا ہے بطور نمونہ اور مثال چند ایک امور عرض کئے جاتے ہیں

الہام اور وحی الٰہی کی حقیقت

الہام اور وحی الٰہی کے متعلق اس زمانہ میں چونکہ اکثر لوگوں کی معلومات محض قیاس اور گمان پر مبنی ہیں اس لئے اس بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اس کی حقیقت کو اپنی تصانیف میں خوب واضح فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ وحی کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں ۔ اسے کس طرح پہچانا جا سکتا ہے اور اس کی امتیازی خصوصیات کیا ہوتی ہیں مثلاً ایک جگہ آپ فرماتے ہیں :-

"... الہام کیا چیز ہے وہ
پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ
بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ
جس کو وہ برگزیدہ کرنا چاہے
ایک زندہ اور باقدرت کلام کے
ساتھ مکالمہ مخاطبہ ہے ... خدا
کے الہام میں ضروری ہے کہ جس
طرح ایک دوست دوسرے دوست
سے مل کر باہم ہمکلام ہوتا ہے اسی
طرح رب اور اس کے بندے میں
ہمکلامی واقع ہو اور جب وہ کسی
امر میں سوال کرے تو اس کے جواب
میں ایک کلام لذیذ و فصیح خدا تعالیٰ کی
طرف سے سنے جس میں اپنے نفس
اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو
... اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ
ملہم اس ذات سے باتیں کرتا ہے
جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا
ہے دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے
کہ خدا سے باتیں کرے ... اگر
ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب
مکالمہ الٰہی شروع ہو جائے اور مخاطبہ
اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن
لذیذ و پر معنی و پر حکمت پوری شوکت
کے ساتھ اس کو سنائی دے ...
اور خدا تعالیٰ نے بارہا مکالمات میں
اس کی دعائیں منظور کی ہوں عمدہ
عمدہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو
آنے والے واقعات کی اس کو خبر
دی ہو اور اپنے برہنہ مکالمہ سے بار
بار کے سوال و جواب میں اس کو مشرف
کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کا بہت
شکر کرنا چاہیئے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

قارئین مندرجہ بالا سطور کو بغور پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ کیا ایک ایک لفظ سے یہ ظاہر نہیں ہو رہا ہے کہ حضور اس کوچہ سے خود ہو کر آئے ہیں جہاں کی خبر دے رہے ہیں

(باقی)

محترم حافظ محمد افضل صاحب کی وفات

میرے بڑے بھائی محترم حافظ محمد افضل صاحب خوشنویس مرکز سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت مورخہ ۱۵ جنوری کو عارف والا ضلع منٹگمری میں رمضان المبارک میں قرآن کریم سنانے کے واسطے تشریف لے گئے تھے پچیس سیپارے سنانے کے بعد مورخہ ۱۰-۲-۶۲ کو بعد نماز عصر وہ بازار میں کسی کام کے واسطے گئے وہیں اچانک گر گئے اور حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے جان بحق ہو گئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

عارف والا کی جماعت نے اسی وقت ٹرک وغیرہ کا انتظام کر کے جنازہ کو ربوہ پہنچا دیا جہاں وہ ایک عرصہ سے مع اپنے بال بچوں کے رہ رہے تھے ۔ جنازہ کے ہمراہ عارف والا کی جماعت کے تین افراد بھی آئے احباب جماعت عارف والا نے جس غمخواری اور ہمدردی کا ثبوت دیا ہے اسکی جزا بہتر احسن خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے ۔ خاکسار راقم الحروف ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہے ۔ محترم حافظ صاحب مرحوم کا جنازہ ۱۱ ۔ فروری کو دو بجے بعد از تجہیز و تکفین فیکٹری ایریا محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی مسجد میں لے جایا گیا جہاں مولوی غلام باری صاحب سیف نے نماز جنازہ پڑھائی پھر جنازہ کو مسجد مبارک میں لے جایا گیا جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے میاں مشہود احمد مرحوم کے ساتھ حافظ صاحب مرحوم کا جنازہ بھی پڑھایا ۔ جنازہ میں ہزاروں احباب اور سینکڑوں معتکفین مسجد نے شمولیت کی جسکے بعد تدفین عمل میں لائی گئی ۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعائے مغفرت کرائی ۔ حافظ صاحب مرحوم کی موت ایک شہادت کا رنگ رکھتی ہے ۔ بوجہ کمزوری اور کبر سنی ایک عرصہ سے رمضان المبارک میں قرآن کریم سنانا چھوڑا ہوا تھا ۔ اس دفعہ ماہ رمضان المبارک شروع ہونیوالا تھا عارف والا کے ڈاکٹر خداداد صاحب کی بیگم صاحبہ حافظ صاحب کے گھر پہنچیں اور حافظ صاحب کو عارف والا میں جا کر رمضان شریف میں قرآن کریم سنانے پر راضی کر لیا ۔ حافظ صاحب نے اپنی کمزوری کبر سنی اور اپنے ننھے ننھے بچوں کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ دعوت بخوشی قبول کر لی اور ۱۶ ۔ جنوری ۶۲ء کو عارف والا میں پہنچ کر قرآن کریم سنانا شروع کر دیا ۔

مرحوم نے کم عمری میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا ۔ قرأت اور حفظ قرآن کریم کو پختہ کرنے کے لئے مختلف درسوں میں کافی عرصہ رہے جیسا کہ وہ خود بیان کیا کرتے تھے قریباً پچیس مرتبہ انہوں نے مختلف شہروں میں رمضان المبارک میں قرآن کریم سنایا ۔ پہلی دفعہ اپنے گاؤں کرپانوالہ ضلع گجرات میں قرآن کریم سنایا تھا ۔ بعد ازاں لاہور ۔ گوجرانوالہ ۔ اوکاڑہ ۔ پشاور دہلی اور کراچی وغیرہ کی احمدی جماعتوں میں رمضان شریف میں قرآن کریم سناتے رہے ۔ وطن میں بہت سے لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا اور حفظ کرایا ۔ دیگر دینی علم بھی کافی رکھتے تھے اور سلسلہ کی کتب کا اکثر مطالعہ رکھتے تھے جہاں رہتے اور جہاں جاتے سلسلہ کی تبلیغ اکثر کرتے رہتے تھے دین کے ساتھ بہت محبت تھی اور یہی محبت انہیں کشاں کشاں ربوہ لے آئی اور عاشق صادق کی طرح یہیں دفن ہونے کی سعادت حاصل کی ۔

عمر کے آخری حصہ میں وہ گورنمنٹ کے ملازم ہو گئے تھے ۔ کراچی میں منسٹری آف انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ میں بحیثیت آرٹ کیلیگرافسٹ کام کرتے تھے ۔ کراچی سے قبل وہ اسی کام پر دہلی میں مقرر تھے تقسیم ہندوستان پر وہ گورنمنٹ کے ملازموں کی طرح کراچی پہنچے حکومت پاکستان کی اولیں کرنسی پر اردو کتابت حافظ صاحب کی قلم کی مرہون منت ہے ۔ قائد اعظم سے نوٹ کی لکھائی پر انعامی تمغہ حاصل کیا ۔ دسمبر ۱۹۵۳ء میں پنشن حاصل کر کے ربوہ میں آ گئے اور عسر و یسر میں یہیں باقی دن زندگی کے گزار دیئے قریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے نو بچے (تین لڑکے اور چھ لڑکیاں اور ایک بیوہ) اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔ تین بچے ربوہ کے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ باقی بچے اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہیں ۔

یہ عاجز مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ کا شکر گزار ہے جنہوں نے حافظ صاحب کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں مدد دی ۔ محلہ دار الرحمت غربی فیکٹری ایریا کے دیگر احباب نے بھی ہر رنگ میں پسماندگان کے ساتھ نہایت ہمدردی غمخواری کا سلوک کیا ہے جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں حافظ صاحب ہندوستان اور پاکستان کے مشہور شہروں میں کافی عرصہ کتابت کا کام کرتے رہے ہیں انکا حلقہ احباب بہت وسیع ہے ۔ اندریں حالات میں ان کے واقف کار احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حافظ صاحب کے حالات جو ان کے علم میں ہوں بذریعہ خط عاجز کو ارسال کر دیں تاکہ وہ شائع کرا دوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود ہی حافظ و ناصر ہو ۔ (محمد اعظم برادر حافظ محمد افضل صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت غربی ۔ فیکٹری ایریا ربوہ ۔)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کے رو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا ۔ پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے اور یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے اور یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں ۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں جن کو توریت میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں ۔ سو ایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتابکاری ہوتی ہے ۔

خلاصہ یہ کہ دنیا کی بھلائی اور امن اور صلحکاری اور تقویٰ اور خدا ترسی اسی اصول میں ہے کہ ہم ان نبیوں کو ہرگز کاذب قرار نہ دیں جنکی سچائی کی نسبت کروڑہا انسانوں کی صدہا برسوں سے رائے قائم ہو چکی ہو اور خدا کی تائیدیں قدیم سے انکے شامل حال ہوں ۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک حق کا طالب خواہ وہ ایشیائی ہو یا یورپین ہمارے اس اصول کو پسند کرے گا اور آہ کھینچ کر کہے گا کہ افسوس ہمارا اصول ایسا کیوں نہ ہوا ۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۷، ۶)

خسرہ

مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔سی۔ ربوہ

خسرہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو سات آٹھ سال کی عمر تک کے بچوں کو ہوتی ہے۔ چند ہفتوں کی عمر کے بچے اس مرض سے محفوظ ہوتے ہیں۔ جوانوں کو شاذ و نادر ہوتی ہے۔

سال رواں کے دوران نصف دسمبر ۶۳ء کے بعد سے یہ مرض ربوہ اور اس کے مضافات میں وبائی صورت اختیار کئے ہوئے ہے ایک بچہ کے بعد دوسرا اور ایک گھرانہ کے بعد دوسرا گھرانہ اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ابھی تک اس کی شدت میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

اس مرض کے متعلق بعض غلط توہمات لوگوں میں مشہور ہیں۔ جن کی وجہ سے بسا اوقات بچوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ اسلئے اس مرض کے متعلق سائنٹیفک معلومات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں مریض کا صحیح علاج معالجہ کرایا جا سکے۔

یہ مرض نہایت متعدی ہے اور ہر تیسرے چوتھے سال وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے یوں تو سارا سال ہی اکا دکا بچے اس مرض کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کا شدید حملہ ہر سال نصف سردیاں گذرنے پر یعنی دسمبر کے بعد سے موسم بہار تک جاری رہتا ہے۔

اس کا باعث ایک نہایت باریک جرثومہ ہے جس کی اصل کیفیت اور ماہیت ابھی تشخیص نہیں ہو سکی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس سے پیدا شدہ وبائی صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے کوئی حفاظتی عمل یعنی ٹیکہ وغیرہ ایجاد نہیں ہوا۔

اس کمی کو قدرت نے ایک حد تک پورا کر دیا ہے کہ ایک مرتبہ حملہ سے انسانی جسم میں دائمی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور دوبارہ حملہ شاذ کا حکم رکھتا ہے۔

یہ مرض عالمگیر ہے اور شاذ ہی کوئی بچہ اس مرض کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

مریض کے سانس۔ چھینک۔ منہ اور ناک کے لعاب سے دوسرے بچے متاثر ہو کر اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اثر مرض کے ابتدائی چند دنوں میں ہوتا ہے۔ مرض کا اثر قبول کرنے کے قریباً دس بارہ یوم تک اس مرض کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے تین چار یوم تک نزلہ زکام کھانسی اور ہلکا بخار اور آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے۔ چوتھے روز مریض کے کانوں کے پیچھے گردن پر سرخ چپٹے دانے نکل آتے ہیں۔ جو جلد ہی ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ جلد ہی گردن، چہرہ، چھاتی پشت اور بازوؤں اور ٹانگوں پر پھیلنے کے بعد دیگرے دانے نکل آتے ہیں اور چوتھے روز اسی ترتیب سے یہ دانے مٹنے شروع ہو جاتے ہیں اور دو تین دن میں جسم صاف ہو جاتا ہے لیکن جسم پر داغ چار پانچ یوم تک نظر آتے رہتے ہیں۔

جس دن دانے نکلنے شروع ہوتے ہیں اسی دن بخار تیز ہو جاتا ہے۔ ۱۰۳/۱۰۴ تک پہنچ جاتا ہے۔ بخار کا اثر شدید ہوتا ہے۔ اور بچہ تین چار روز تک غنودگی کی سی حالت میں رہتا ہے اور کھانسی بھی ساتھ ساتھ شدت اختیار کر جاتی ہے تے بار بار آتی ہے۔ پیاس بار بار لگتی ہے۔ بعض دفعہ اسہال شروع ہو جاتے ہیں اور یہ تکلیف بڑھ کر خونی پیچش کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ بعض مریضوں کے کان میں درد اور ورم ہو کر کان بہنا شروع کر دیتے ہیں۔ آنکھوں پر حملہ بعض دفعہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ اور کئی قسم کے عارضی اور مستقل عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔

مرض کا زیادہ حملہ پھیپھڑوں پر ہوتا ہے۔ جن میں شروع دن سے ہی برونکائٹس یعنی ہوا کی نالیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ جس کی اگر مناسب احتیاط اور علاج نہ کیا جائے تو برانکو نمونیہ ہو جاتا ہے۔ جو ایک مہلک مرض ہے۔ اس کے علاوہ پھیپھڑوں پر اس مرض کا اثر بسا اوقات مستقل ہو جاتا ہے۔ اور مریض یا تو اس کے فوراً بعد ہی ٹی بی کا اثر قبول کر لیتا ہے یا بقیہ عمر میں کسی وقت ٹی بی کا شکار ہو سکتا ہے۔

انتڑیوں پر حملہ کی وجہ سے بعض دفعہ خونی پیچش ہو جاتی ہے۔ مندرجہ بالا علامات مرض کے حملہ کی شدت کی نسبت سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی جس قدر جراثیم کا حملہ شدید ہوگا۔ اسی نسبت سے علامات مرض زیادہ شدید ہوں گی۔ اگر حملہ کمزور ہے تو جلد پھر دانے بھی تھوڑے نمودار ہوں گے اور اگر حملہ شدید ہے تو تمام جسم دانوں سے بھر جائے گا۔ اسی طرح بخار بھی حملہ کی شدت کی نسبت سے تیز ہوگا۔ اگر حملہ کمزور ہے۔ تو کم ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس کھانسی اور پیچش اور دوسرے عوارض بھی۔

عوام میں خصوصاً عورتوں میں یہ وہم یقین کی حد تک جاگزیں ہے۔ کہ دانے اگر تھوڑے نکلے ہیں تو اس کا مطلب وہ یہ لیتی ہیں۔ کہ دانے باہر نہیں نکلے بلکہ اندر چلے گئے ہیں اور پھیپھڑوں اور انتڑیوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور وہ اس کوشش میں بے سود وقت ضائع کرتی ہیں۔ اور بچہ کو ایسی دوائیں دیتی ہیں جن سے ان کے خیال میں دانے باہر نکل آئیں۔ حالانکہ یہ بے سود سی بات ہے، کیونکہ جلد پر ظاہر ہونے والے دانے تو مخصوص جراثیم کے حملہ کی کمی و بیشی کی نسبت سے نکلتے ہیں۔ پھیپھڑوں اور انتڑیوں پر حملہ اس مرض کی خصوصیات میں سے ہے لیکن نمونیہ اور پیچش اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ پھیپھڑے اور انتڑیاں متورم اور مجروح ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی قوت مدافعت برائے نام رہ جاتی ہے۔ اسی حالت میں نمونیہ اور پیچش پیدا کرنے والے جراثیم جو مریض کے اپنے جسم میں پہلے سے ہی موجود ہوتے ہیں یا فضا میں موجود ہوتے ہیں۔ آسانی سے حملہ آور ہو کر نمونیہ اور پیچش اور دیگر عوارض کا باعث بنتے ہیں۔

اس لئے بجائے اس کے کہ اس مرض کے علاج معالجہ میں غلط راستہ اختیار کیا جائے صحیح طریق یہ ہے کہ جہاں جہاں مرض کا حملہ زیادہ ہو۔ وہاں مناسب علاج سے ان تکالیف کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ بخار تیز ہے تو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ کھانسی زیادہ ہے تو پھیپھڑوں کا معائنہ کر کے مناسب علاج کیا جائے۔ آنکھیں دکھنے لگی ہیں۔ تو مناسب علاج کیا جائے۔

جلد پر دانے اس مرض میں کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتے۔ سوائے اسکے کہ اس مرض کی تشخیص کا ایک یقینی ذریعہ ہیں۔ اس کے علاوہ ان دانوں کا نہ کوئی فائدہ ہے نہ نقصان۔ کم ہوں یا زیادہ اصل مرض یعنی بخار اور کھانسی وغیرہ پر یہ دانے کسی جہت سے اثر انداز نہیں ہوتے۔

اس لئے میں تمام ایسے احباب بخصوصاً بہنوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کی صحت اور زندگی کی خاطر جونہی کسی بچہ کو بخار اور کھانسی اور نزلہ اور آنکھوں سے پانی بہنے کی علامات شروع ہوں۔ مناسب علاج کی طرف فوری متوجہ ہوں۔ یہ واہمہ بڑا ہی افسوسناک ہے کہ اس مرض کا علاج نہیں کرنا چاہیئے اس قسم کی توہمات ہندوانہ اثر کے ماتحت ابھی تک ہمارے اندر جاگزیں ہیں۔ جو اس مرض کو بھی چیچک کی طرح ایک قسم کی دیوی ماتا یقین کرتے تھے۔ اور علاج معالجہ سے گریز کرتے تھے۔

جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ مرض بذات خود اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ والدین کی غلطیوں کی وجہ سے خطرناک ہو جاتا ہے کیونکہ مرض کی شدت کو کم کرنے اور اس کے بڑے نتائج سے بچنے کے لئے علاج نہیں کیا جاتا اور مرض پیچیدہ ہو کر نمونیہ اور پیچش کی صورت میں اور بسا اوقات تپدق کی شکل میں مہلک ثابت ہوتا ہے۔

اس کے علاج کے لئے سلفا ڈرگ بڑی مفید ثابت ہوئی ہیں اور مناسب حالات میں بخار کم کرنے والی ادویات کے ساتھ ساتھ ضرور دینی چاہئیں۔ اسی طرح پنسلین اور دیگر اینٹی بایوٹیکس ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اس مرض کے برے نتائج سے بچنے کے لئے موثر ہتھیار ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت تک جہاں اس مرض کی روک تھام نہیں کی جا سکی وہاں اس مرض کی میعاد میں کمی بھی نہیں کی جا سکی۔ لیکن شدت مرض اور مرض سے پیدا ہونے والے برے نتائج پر نہایت موثر طریق سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اور بچہ خدا کے فضل سے اس کڑے امتحان میں سے بحفاظت گزر سکتا ہے۔

نظام بیت المال

نظام بیت المال (جدید ایڈیشن) جو گذشتہ جولائی ۱۹۶۳ء میں چھپوایا گیا تھا کی ایک ایک کاپی تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں بذریعہ بک پوسٹ بھجوا دی گئی تھی۔ تاہم اگر کسی سیکرٹری صاحب مال کو یہ کاپی نہ ملی ہو یا مزید کاپیوں کی ضرورت ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق نظارت ہذا سے طلب کر سکتے ہیں مگر یہ خیال رہے کہ یہ کتابچہ محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے بہذا ضرورت حقہ کے بغیر مزید مطالبہ نہ کیا جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن اس ماہ کے شروع سے پھر صحت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور کمزوری بڑھ گئی ہے۔ تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

سارہ بیگم اہلیہ میجر محمد سعید صاحب کالا ضلع جہلم

ضروری اعلانات

امام وقت کی آواز — (از صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ناظم ارشاد وقفِ جدید)

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا کام روز بروز وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور نئے واقفین زندگی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ پس تمام مخلصین جماعت سے خصوصاً سندھی اور پشتو بولنے والے نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ خدمت دین کے لئے قدم آگے بڑھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اپنی زندگیاں اس نیک مقصد کے لئے وقف کریں۔ دیکھئے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز آپ کو وقف کی طرف بلاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں"۔ (ملفوظات دوم ص۹۸)

(ناظم مال وقف جدید)

ہفتہ صفائی — (مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء سے کر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء تک ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ نہایت تندہی اور ذوق شوق کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔

صفائی اور حفظانِ صحت سے متعلق ضروری ہدایات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات اور اسوۂ طیبہ کی روشنی میں طیار کی گئی ہیں۔ تمام قائدین کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ تمام قائدین :-

اوّل :- ان ہدایات کو ہر مذہب وملت یا طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب میں بکثرت مشتہر کریں گے اور جہاں جہاں ممکن ہو بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں پبلک جگہوں پر آویزاں کریں گے۔

دوئم :- جہاں جہاں ممکن ہو اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ خدام کا طبی معائنہ کروا کر اعداد و شمار سے مرکز کو مطلع کریں گے۔

سوئم :- باقاعدگی کے ساتھ مسواک یا منجن (خواہ کسی قسم کا ہو) کرنے کی عادت کو رائج کرینگے اور زیادہ سے زیادہ عوام الناس پر اسکی اہمیت کو واضح کریں گے۔

چہارم :- اس بارہ میں اعداد و شمار مہیا کر کے مرکز کو مطلع کریں گے کہ کل کتنے خدام میں سے کتنے خدام باقاعدگی سے دانتوں کی صفائی کرتے ہیں۔ اور ہفتہ صفائی کے دوران کتنے نئے خدام نے باقاعدہ دانتوں کی صفائی شروع کر دی ہے

(پبلک جگہوں پر مجلس کی طرف سے مفت یا بالکل معمولی قیمت پر مسواکیں مہیا کرنے کا انتظام بھی باعث تحسین ہوگا۔)

پنجم :- مکھیوں اور مچھروں کے خلاف مہم چلائیں گے اور عوام الناس کو ان کے مضرات سے مطلع کر کے مارنے کے آسان ذرائع سے آگاہ فرمائیں گے۔

(اگر مجلس کے شعبہ صنعت کی طرف سے مکھیاں مارنے کے لئے چھپکیاں یا زہریلے مکھی مار کاغذ بھی معمولی قیمت پر عوام کو مہیا کئے جائیں تو یہ ایک قابل تحسین امر ہوگا)

تحریک ہفتہ وصیت — ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء لغایت ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء

مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کے فیصلہ کے مطابق اس سال تحریک ہفتہ وصیت ۱۲ اپریل ۱۹۶۲ء لغایت ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء منایا جائیگا۔ امراء ضلع و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و وصایا اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ایک معین پروگرام تجویز فرمالیں۔ پھر اس کے مطابق پوری تندہی سے عمل پیرا ہوں۔ تحریک وصیت میں یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ وصیت کرنے میں جبر سے کام نہ لیا جائے۔ بلکہ ہر وصیت کرنے والا بشرح صدر اپنی مرضی سے وصیت کرے۔ کیونکہ وصیت اخلاص کو پرکھنے کا معیار ہے اور دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کا عملی ذریعہ۔

(مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس امسال انشاء اللہ العزیز ۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک شروع ہو کر ۱۶ اپریل بروز ہفتہ تک جاری رہیگی اس کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

۱: قرآن کریم۔ دوسرا پارہ ترجمہ و مختصر تفسیر۔ قرآن کریم کا مقام اور دیگر الہامی کتب قرآن کریم کی کیفیت نزول۔ تدوین و ترتیب۔ حفاظت قرآن کریم۔ قرآن کریم اور زمانہ حال کی ضروریات۔

۲: حدیث شریف :- حدیث کا عمومی تعارف۔ جمع و تدوین حدیث۔ حدیث کی اقسام حدیث اور سنت کا مقام "چالیس جواہر پارے" حدیث الاخلاق "شرح صحیح بخاری" از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جز چہارم (احادیث مختارہ)

۳: فقہ۔ فقہ سے عمومی تعارف۔ ضروری فقہی مسائل۔

۴: کلام :- جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن کریم۔ حدیث شریف اقوال ائمہ اور عقلی دلائل کی روشنی میں۔ آیت خاتم النبیین کی تشریح اور اس بارہ میں احادیث۔ صداقت مسیح موعودؑ از روئے قرآن کریم۔ حدیث شریف مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق۔ مذہب کی ضرورت۔

۵: رد عیسائیت :- عمومی تعارف رد تثلیث۔ رد کفارہ۔ وفات مسیح از روئے انجیل انجیل کا الہامی مقام۔ بائیبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں اسلام اور عیسائیت کی اخلاقی تعلیم کا مقابلہ۔ نجات۔ انسان کامل کون ہے۔ مسیح یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶: قواعد عربی :- خلاصۃ النحو اور کتاب الصرف کے مطابق اہم قواعد کا تعارف

۷: مواز نہ کمیونزم :- عمومی تعارف۔ کمیونزم کا اسلام کے اقتصادی نظام سے موازنہ

۸: طبی امداد :- ابتدائی طبی امور کا تعارف فرسٹ ایڈ کے قواعد۔ وبائی امراض اور ان سے بچاؤ۔

خدام کی دلچسپی کے لئے ایک تفریحی پروگرام بھی ہوگا۔

جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو۔ لیکن نمائندہ کے انتخاب میں اس بات کا خیال ضرور رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے کوشش کی جائے کہ جو خدام میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں اور اپنے ہمراہ متعلقہ کتب اور نوٹس لینے کے لئے کاپیاں وغیرہ ضرور لائیں نیز قائدین کرام سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس کی طرف سے اس کلاس میں کتنے خدام شریک ہو رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب کی چند یوم سے صحت خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ملک سعید احمد ٹنڈو جہانیاں)

۲۔ بندہ کی اہلیہ کو گزشتہ سال کینسر ہو گیا تھا۔ بعد ازاں میو ہسپتال لاہور سے ریڈی ایشن متواتر اپریشن سے آرام ہو گیا۔ اور اب پھر عرصہ قریباً ایک ماہ سے اپریشن والی جگہ درد محسوس ہوتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا سیف علی بیگ احمدی مقام وڈاکخانہ موضع رسول ضلع گجرات)

۳۔ اقبال احمد صاحب قریشی کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مرزا محمد شریف ۱۹۶۲ء بی اے۔ ایف سرگودہا)

۴۔ میری بھانجی نصرت بیگم ولد چوہدری علی احمد صاحب نمبردار دونوں آنکھوں کی بینائی کی وجہ سے معذور ہے۔ اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی التجا ہے۔

حمیدہ طاہر۔ دار الصدر غربی — ربوہ

۵۔ میری بچی (بیگم عبدالستار خان صاحب) عبارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (میاں خیر محمد احمدی بلاک ۲ ڈیرہ غازیخاں)

معاصرین سے:۔

نماز کے اوقات

بصیرت لاہور یکم مارچ ۱۹۶۲ء

جناب الٰہی کا ارشاد ہے کہ آفتاب کے ڈھلنے سے شب کی تاریکی تک نماز کو قائم رکھ اور صبح کو قرآن بھی۔ بے شک صبح کے قرآن میں حضور ہوتا ہے اور رات کے کچھ حصہ میں اس کے ساتھ بیدار رہ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہے امید ہے کہ تیرا رب تجھے نہایت تعریف کے مقام پر کھڑا کر دے ؂

(پارہ ۱۵ بنی اسرائیل)

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے نمازوں کے اوقات مقرر فرمائے ہیں "اے مسلمان خدا تعالیٰ کے قریب رہ کر انسانی شرف اور قلبی سکون حاصل کر اور یہ بتایا کہ نماز کی ابتداء سورج ڈھلنے سے ہے اور انتہا آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اس لئے دلوک کا لفظ دونوں حالتوں میں بولا گیا ہے اور غسق رات کی شدید تاریکی کو کہتے ہیں اور غاسق کے معنے شب تاریک ہے۔ یہاں نماز فجر کو مشہود بتایا گیا ہے یعنی نماز فجر ادا کرنے والے کے پاس شفا اور رحمت اور تسکین و توفیق آموجود ہوتی ہے۔

یہاں حضور قلب میسر آنے سے یہی مراد ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ہی ایسی عبادت ہے جس سے تمام مصائب کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور نماز فجر کو باقی نمازوں سے الگ کر کے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

گویا یوں فرمایا کہ اگر مصائب و نوائب بڑھتے بڑھتے تمام طرف اندھیرا چھا جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والے بندوں کو مایوس نہیں کرتا بلکہ مشکلات اور مصائب کی تاریکی کو دور کر کے روشنی نمودار کرتا ہے۔ یعنی بندوں کے لئے راحت اور امن و سکون اور فلاح و کامیابی کے سامان پیدا کرتا ہے۔

پہلی نماز ظہر کو قرار دیا گیا ہے نیز احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز سکھائی تو ظہر ہی سے ابتداء کی اور "دلوک الشمس" میں ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں آجاتی ہیں اور غسق اللیل مغرب اور عشا کیونکہ رات کی سیاہی مغرب سے لے کر عشا تک کمال کو پہنچ جاتی ہے اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے اس نام میں حکمت یہ ہے کہ اس کی قرأت طویل ہوتی ہے اور دو دو نمازوں کا ایک ساتھ ذکر کرنے سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ ضرورت کے وقت ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے ؂

جناب سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ان نمازوں کا سفر میں جمع کرنا ثابت ہے۔

اسی طرح بارش اور علالت میں بھی جمع ہو سکتی ہیں اور کسی اہم ضرورت کے وقت بھی۔ مگر اس سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ بلا وجہ نمازوں کو جمع کرنے کی رسم باعادت قائم کر لی جائے۔

یعنی بلا عذر شرعی نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ:۔ "آپ نے ایک عصر کے بعد وعظ شروع کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور آسمان پر ستارے چمکنے لگے لوگوں نے "نماز نماز" پکارنا شروع کر دیا جب ایک شخص نے زور زور سے غل مچایا تو آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر اور عصر میں اور مغرب و عشا میں جمع کرتے ہوئے دیکھا اور جمع تاخیر بہتر ہے ظہر کو پیچھے کر کے عصر کے قریب کر لینا اور مغرب میں تاخیر کر کے عشا کے قریب کر لینا اور جمع تقدیم بھی جائز ہے۔

ان پانچ وقتوں کی نماز کے بعد، تہجد کے معنے نیند ہیں اور اصطلاح شریعت میں تہجد وہ نماز ہے جو رات کے وقت سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جائے یعنی اس میں پہلے سونا ضروری ہے اور نافلہ وہ ہے جو انسان ادا کرتا ہے مگر اس پر واجب نہیں۔ یہ نماز پچھلی رات میں پڑھی جاتی ہے اور نفل کے طور پر ہے اور یہ گیارہ یا تیرہ رکعت ہوتی ہے جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے اور آخر میں ایک نماز تہجد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا گیا ہے دوسری جگہ صاف فرمایا۔

وطائفة من الذین معك (المزمل)

پس ہر مسلمان کو پچھلی رات اٹھنے اور تہجد کی نماز کی عادت ڈالنی چاہیئے اور "مقام محمود" سے مراد مقام شفاعت عظمیٰ ہے جیسا کہ احادیث میں ہے اور بخاری شریف کی حدیث کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا جس کی تعریف یوں کی ہے ... جب لوگ جمع ہوں گے آپ کی حمد کریں گے اور بعض احادیث میں مقام محمود سے مراد شفاعت ہی لی گئی ہے

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف نمازوں کے اوقات اور ارکان کی حفاظت ہی ضروری نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہر فحش اور ناپسندیدہ بات سے اجتناب بھی ضروری ہے نمازوں کے ساتھ جب انسان اس کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اس کا تعلق بھی خدا کے ساتھ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ بلند سے بلند اخلاق والے لوگ دنیا میں مادی ترقی کے لیڈر نہیں ... بلکہ وہ روحانی پیشوا ہوتے ہیں جن کا تعلق جناب الٰہی کے ساتھ کامل ہوتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اس کو کمال تک پہنچانے کے نمازوں کے اوقات اور ارکان کے ساتھ ساتھ ہر فحش اور ناپسندیدہ بات سے بچنا نہایت ضروری ہے اسی لئے جناب ہادئ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کو معراج المومنین فرمایا ہے یعنی مومنین کی دینی و دنیوی سربلندی کا راز نماز میں مضمر ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پابندی وقت کے ساتھ نماز کی توفیق عطا فرمائے اور شیطان کے اثر سے محفوظ رکھے۔

(آمین یا ارحم الراحمین)

بیرونی ملکوں سے عازمین حج کی اطلاعات

الفضل کی ایک اشاعت میں متعدد عازمین حج کے بارہ میں لکھا جا چکا ہے۔ اب حال ہی میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا (مغربی افریقہ) نے مطلع فرمایا ہے کہ ایک احمدی دوست مکرم الف ایم سنگھاٹے (M. M. Singhateh) اپنی دو بیگمات سمیت حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

کویت سے مکرم جمعدار غلام رسول صاحب نے اپنی تاریخ روانگی یکم اپریل ۱۹۶۲ء تحریر فرمائی ہے نیز عدن سے مکرمہ بیگم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اپنے ایک بھائی سمیت اور مکرمہ رفعت صاحبہ اور حکیم عبداللطیف صاحب حج بیت اللہ کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ احمدی عازمین حج کو اس کی توفیق سعید بخشے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتوں سمیت واپس اپنے عزیز و اقارب میں پہنچنے کی خوشی نصیب کرے۔ نیز ان سب کا حج سلسلہ اور عالم اسلام کے لئے رحمت اور برکت کا باعث بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان نکاح

میرے لڑکے چوہدری غلام سرور صاحب کا نکاح شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری علی احمد صاحب ساکن رسول پور بھاجیان ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں بعوض مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) روپیہ حق مہر پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار چوہدری حیات محمد گلی ۲۳ مکان نمبر ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور)

درخواست دعا

۱۔ میرا بیٹا محمد ارشاد خان ایم اے اعلےٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ جا رہا ہے احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اس کا وہاں جانا سلسلہ کے لئے بابرکت ہو۔ اس کے جانے اور وہاں رہنے اور حصول تعلیم میں اللہ تعالیٰ آپ نیا حافظ ہو۔ خاکسار محمد ابراہیم خان پنشنر پولیس محلہ دار العلوم غربی۔ ربوہ۔

۲۔ مکرم سید محمد صدیق صاحب ہاشمی زعیم مجلس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان نے اپنی اہلیہ کی صحت یابی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خبہ نمبر جاری کرایا ہے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی دنیوی ترقی عطا فرمائے اور آئندہ ایسی ابتلا سے محفوظ رکھے۔ (مینیجر)

ہر وقت نظریہ پاکستان کو پیش نظر رکھیں اور باہم مکمل اتحاد اور نظم و ضبط پیدا کریں

صدر ایوب کی طرف سے دس اصولوں پر کاربند ہونے کی تلقین

راولپنڈی ۱۶ مارچ - صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے جو کہ پاکستان مسلم لیگ کے بھی صدر ہیں اتوار کے روز راولپنڈی میں جماعت کے کارکنوں کو بالخصوص اور عوام کو بالعموم تلقین کی کہ وہ مندرجہ ذیل اصولوں کو اپنا کر ان پر کاربند ہو جائیں:۔

۱۔ ہر وقت نظریہ پاکستان کو پیش نظر رکھیں۔
۲۔ آپس میں مکمل اتحاد اور نظم و ضبط پیدا کریں۔
۳۔ صوبائی اور لسانی اختلافات ختم کر دیں۔
۴۔ اس بات کو فراموش نہ کریں کہ ملک کی تعمیر کرنی ہے اور ترقی کے راستے پر گامزن ہونا ہے
۵۔ پوری محنت اور خلوص اور تندہی سے کام کریں خواہ آپ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں۔
۶۔ اجتماعی غور و فکر کی عادت اختیار کریں۔
۷۔ اپنی مدد آپ کے اصول کو اپنائیں اور یہ نہ بھولیں کہ خدا بھی اس کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔
۸۔ تخریب پسند عناصر پر نظر رکھیں اور انہیں کھل کھیلنے کا موقع نہ دیں۔
۹۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور کمزوریوں کی اصلاح کریں۔
۱۰۔ اپنے اعمال سے اخلاقی نمونہ پیش کریں۔

جیک روبی کو موت کی سزا

ڈلاس ۱۵ مارچ - نائٹ کلب کے مالک باون سالہ جیک روبی کو کل بارہ ارکان پر مشتمل جیوری نے انجہانی صدر کینیڈی کے مبینہ قاتل لی ہاروے اوسوالڈ کے قتل کا مجرم قرار دے دیا۔ جیوری نے اس کے لئے بجلی کی کرسی کے ذریعہ سزائے موت تجویز کی ہے جیوری نے اپنے فیصلہ کا اعلان دو گھنٹے ۱۹ منٹ کی بحث و تمحیص کے بعد کیا۔

پاک چین مشترکہ سرحدی کمیشن کا اجلاس

کراچی ۱۶ مارچ - پاک چین مشترکہ سرحدی کمیشن کا کل صبح ایک اجلاس ہوا جس میں باقی ماندہ تصفیہ طلب امور پر سمجھوتہ ہو گیا اور حد بندی کے باقی کام کو مکمل کرنے کے بارہ میں ہدایات جاری کر دی گئیں یہ کام اپریل میں شروع ہونے والا ہے۔

خلافت ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی بابرکت تقریب پر مسرت تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

رکھتی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی خدمتِ اقدس میں بصد ادب و احترام صمیم قلب سے مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر پوری صحت و عافیت کے ساتھ حضور کا مقدس و بابرکت سایہ جماعت کے سر پر سلامت رکھے اور آئندہ جماعت کو حضور کی آسمانی قیادت میں اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور غلبہ کے لئے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے یہاں تک کہ حضور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور تائید و نصرت کے نتیجہ میں حضور کے ہاتھوں دنیا میں جس عظیم الشان روحانی انقلاب کی راہ ہموار ہوئی ہے وہ پوری شان کے ساتھ منصۂ شہود پر آ کر اپنے کمال کو پہنچ چکا ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ یہ کرۂ ارض ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک خدائے واحد و یگانہ کے پرستاروں اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیرووں سے ہی آباد ہے — اے خدا اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خوشحالی کا نیا دور شروع ہو چکا ہے

ڈھاکہ ۱۶ مارچ - گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے آج رات ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے صوبہ میں اقتصادی ترقی کا جائزہ لیا آپ نے مواصلات کی ترقی کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ ملک میں ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے۔

آپ نے مشرقی پاکستان میں ریلوے کی ترقی کا ذکر کیا اور کہا کہ چٹاگانگ اور ڈھاکہ کے درمیان دوسری لائن بچھانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

گورنر مغربی پاکستان کی تقریر آج نشر ہو گی

لاہور ۱۶ مارچ - گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان کی وسط ماہ کی نشری تقریر جو کل ہونی تھی آج تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے صوبائی گورنر کی یہ تقریر آج ساڑھے سات بجے شام ریڈیو پاکستان کے مغربی پاکستان کے تمام اسٹیشنوں سے ریلے کی جائیگی۔

جامعہ احمدیہ میں انگریزی اردو اور عربی تقاریر کے سالانہ مقابلے

"جامعہ احمدیہ کے انگریزی، اردو اور عربی تقاریر کے سالانہ مقابلہ جات علی الترتیب ۱۷، ۱۸، ۱۹ مارچ کو بروز منگل، بدھ، جمعرات جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوں گے۔ انگریزی اور اردو کے مقابلہ جات ۴ بجے شام منعقد ہوا کریں گے اور عربی کی تقاریر ۸ بجے شب منعقد ہوں گی۔ بعدہ تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئے گی۔ احباب کی خدمت میں شمولیت کی درخواست ہے۔"

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز مبشر احمد طاہر گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لاہور کا مکینکل انجنیئرنگ کا فائنل کا امتحان دے رہا ہے تمام بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار بشارت الرحمن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

۲۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کو بخار اب اتر گیا ہے صرف کمزوری باقی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(خورشید احمد)